انقلاب ایران اور اسلامی بیداری

مولانا علی حیدر غازی قمی

تاریخ انسانیت شاہد ہے کہ جب بھی انسانوں کی بستیوں پر ظلم وستم، استبداد، دہشت گردی حق تلفی، ناانصافی، بربریت، بے حیائی، بے غیرتی، بے شرمی، بے عدالتی، اور ظلم وجور کا راج ہوا ہے تو انسانی ضمیر ضرور جاگا ہے جس نے انسان کو انقلاب، قیام، اور تحریک برپا کرنے پر خوب ابھارا ہے اس کی طرف تحریص وترغیب دی ہے اور انقلاب کے متوالوں کو احقاق حق کے لئے دار ورسن چومنے پر آمادہ کیا۔ اپنے خون سے ہولی کھیلنے کی ہر ظالم و جابر حاکم کو دعوت دی، کیونکہ کوئی بھی انقلاب، قیام اورتحریک بغیر قربانی کے قطعاً کامیاب نہیں ہوئی ہے چنانچہ ۱۱رفروری ۱۹۷۹ء کو ایران اسلامی انقلاب بھی ہزاروں قربانیوں کے بعد ہی کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے۔

ایران کا سلامی انقلاب امام خمینیؒ کے بقول ”تلوار پر خون کی فتح تھی“ اور یہ ایک ایسی کامیابی تھی جس نے مشرق ومغرب کے سیاسی ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیا، جس نے ہر بڑی طاقت کو ہلا کر رکھ دیا۔ لہذا اس اسلامی انقلاب کو بدنام کرنے اور ناکام ثابت کرنے کے لئے استعمار اور استکبار نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تاکہ یہ اسلامی انقلاب چند ماہ وسال سے زیادہ نہ رہ سکے، مگر

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

دنیاوالوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ عالم استکبار اور استعمار نے ملکر سازشیں رچیں، پروپگنڈے کیے، بے بنیاد، بے ہودہ الزامات لگائے۔ پڑوسی حکومتوں کو ڈرایا، ان کے دل میں خوف بٹھایا اور اب تک انہیں یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ ایران تم پر قبضہ کرنا چاہتا ہے حتیٰ کہ یہ الزام بھی عائد کیا گیا کہ ایران اسرائیل سے فوجی مدد حاصل کر رہا ہے اور ”نعوذ باللہ“ ایرانی علماء کرام صہیونیوں کے آلہ کار ہیں لیکن رہبر عظیم الشان حضرت امام خمینیؒ کے خمس جیسی خالص مذہبی رقم کو فلسطینی مجاہدوں کی مدد کے لئے خرچ کرنے کے اس فتوے نے انقلاب اسلامی کو بدنام کرنے والوں کی ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا۔

آج ایران امریکہ اور یورپ کی کسی دھمکی کو بھی خاطر میں نہیں لا رہا ہے کیونکہ امام خمینیؒ نے ایران میں جس انقلاب کی بنیاد رکھی وہ درحقیقت اسلامی ضابطۂ حیات اور عظمت ووقار کا نقیب تھا، اس میں روحانیت ومعنویت کو یوں کوٹ کوٹ کر بھرا گیا ہے کہ آج دنیا میں مسلمانوں پر جہاں کہیں بھی زیادتی دکھائی دیتی ہے سب سے پہلے ایرانیوں کو تکلیف پہونچتی ہے اور حکومت فوراً اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کو اپنا فرض اسلامی تسلیم کرتی ہے اور اس اسلامی انقلاب سے دنیا کے تمام اسلام پسند افراد کو بے پناہ حوصلہ ملا ہے اور ان میں جرأت وہمت پیدا ہوئی ہے۔

اسلامی بیداری یعنی نظام اسلام اور قوانین اسلام کی پیروی پاسداری، اسلام ۲ درحقیقت صلح وآشتی اور امن وسلامتی کا دین ہے، ایسا محکم اور پائیدار نظام کہ جس میں ہر فرد بشر کے حقوق محفوظ ہیں، اس میں جینے کا سلیقہ، مرنے کے آداب، ہمسایوں کا خیال، دوست واحباب کے ساتھ نیک سلوک اور والدین، بھائی بہن، چچا پھوپھی، خالہ، ماموں ودیگر خاندان والوں کے ساتھ زندگی گذارنے کے اصول مرتب اور معین ہیں۔

مغربی اور یورپی دانشمندوں نے جب اسلام کا گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کیا تو ان لوگوں پر اسلام کی فضیلت واضح ہوگئی اور یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اگر روکا نہ گیا تو آنے والے وقت میں دنیائے بشریت پر اسلام کا بول بالا ہوگا۔ کیوں کہ اسلام میں انسانی ضرورتوں، عصری تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے وہ فکری سازوسامان موجود ہے جس کی روشنی میں درپیش ہر مسئلہ کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ اسلام کے علاوہ کسی دوسرے فکری نظام میں ایسے سازوسامان کی موجودگی کا تصور بھی ناممکن ہے کیونکہ خداوند عالم کے نزدیک دین تو بس اسلام ہے۔ ۳

آج استعمار اور استکبار نے اسلام دشمنی پر ایسی کمر باندھی ہے کہ وہ آنکھ بند کر کے اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کر رہا ہے، انہیں تباہ وبرباد کرنے کے لئے مکروفریب کے نت نئے نئے جال بُن رہا ہے تا کہ جتنی جلدی ممکن ہو صفحۂ ہستی سے حقیقی اسلام محمدی کا نام ونشان مٹ جائے اور اگر بفرض محال نام نہاد مسلمان باقی بھی رہ جائیں تو انہیں حقیقی اسلامی سرمایہ سے دور رکھا جائے۔

اسلام اور مسلمانوں کی نابودی کے لئے استکبار واستعمار نے کیا کیا حربے اور کیسی کیسی چالیں چلی ہیں ان سب کا احاطہ اور ذکر مقصود نہیں ہے بلکہ مشتی از خرواری کے طور پر آپ ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل نے دہشت گردی کو جنم دیا، اسے پالا پوسا، جوان کیا، اس کے خدوخال

تراشے، اس کا مطلوبہ حلیہ تیار کیا اور اسامہ بن لادن کے نام سے دنیا کے سامنے اس کا نمونہ پیش کر دیا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اسامہ بن لادن اور طالبان کو اتنا قد آور بنا دیا کہ وہ مشرقی بڑی طاقت یعنی روسی حملہ آوروں کو افغانستان سے باہر نکالنے میں ہی نہیں بلکہ طالبانی حکومت واقتدار قائم کرنے میں بھی کامیاب ہوگئے اور امریکہ نے طالبانی حکومت کو تسلیم کرنے میں سبقت بھی حاصل کی لیکن یہ سب کچھ ایک بڑے اسلام دشمن منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا گیا تھا اور امریکی تجارتی عمارت پر خوفناک وانسانیت سوز دھماکوں کے لئے بن لادن اور طالبانی جماعت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے بن لادن کی تلاش کے بہانے پاکستانی اور افغانی مسلمانوں کے قتل عام کا سلسلہ شروع کر دیا گیا جو آج بھی جاری ہے۔ اب اس بات کو حسن اتفاق کہا جائے یا سامراجی منصوبہ بندی، کہ اس دھماکے میں کسی یہودی کو معمولی چوٹ تک نہیں آئی کیونکہ اس دن سارے یہودی کارکن چھٹی پر رہے جس سے ظاہر ہوتا ہے جو کچھ ہو رہا تھا وہ یہودیوں کے ایما اور ان کے چشم وابرو کے اشارے پر۔

اس عظیم نقصان کی تلافی کے لئے اسامہ کو پکڑنا ضروری تھا تاکہ سزا دی جاسکے مگر جن کے پاس جدید ٹیکنالوجی کے سارے سازوسامان موجود تھے، جن کی مشین گھر بیٹھے انہیں سات پردوں، سات سمندروں کی اطلاع اور تصویر کھینچ کر دینے پر قادر ہوں وہ اسامہ کو کئی برسوں تک ڈھونڈنے میں ناکام رہے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں؟ پھر اسی بہانے افغانستان اور پاکستان کے بے گناہ مسلمانوں کا دل کھول کر قتل عام ہوتا رہا اور انسانی حقوق کے طرفدار اپنے اپنے گھروں میں محوخواب رہے۔ ان کی نظر میں مسلمانوں کی اہمیت ایک عام آدمی کے برابر بھی نہ رہ گئی۔ مسلمانوں کے وحشیانہ قتل عام کے ساتھ ہی ساتھ عالمی سطح پر اسلام کی رسوائی کا بھی بھرپور اہتمام کیا گیا چنانچہ سلمان رشدی کو آزادیٔ بیان کی آڑ میں ہر قسم کا تحفظ فراہم کرنا اور مسلمان عورتوں کو ۷۰/۷۰ مردوں سے جسمانی تعلقات بنانے کا مشورہ دینے والی تسلیمہ نسرین کی تعریف و توصیف یہ سب استعمار واستکبار کے وہ ہتھکنڈے ہیں جن کو اس نے نہایت پلاننگ کے ساتھ استعمال کیا ہے تاکہ اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچ سکے۔

طالبانی لباس وداڑھی کو اسلام اور مسلمانوں کی رسوائی کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ اسلامی مقدسات کی بے احترامی کا بازار گرم ہوگیا تاکہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں اضطراب وبے چینی پیدا ہوجائے اور وہ فرقہ وارانہ فسادات میں لگ جائیں جس کے ذریعہ دنیا والوں کو اسلام کی طرف

سے بدظن کردیا جائے حالانکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے یہاں بھی لمبی لمبی داڑھیوں کی روایت موجود ہے۔ نامور مفکرین، مختلف علوم وفنون کے ماہرین پیرومرشد اور سادھوسنتوں کے چہروں پر بھی داڑھی دکھائی دیتی ہے جن کی زندگی کا مقصد ہی خدمت خلق رہا ہے لیکن سامراجی مکروفریب نے آج داڑھی کو دہشت گردی کی علامت بنادیا ہے۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام محمدی کی طرف مائل مسلمان نوجوانوں کی حوصلہ شکنی کے ذریعہ ایسے اسلامی واقعات کی عمداً پردہ پوشی کی جارہی ہے جس سے اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کی جھلک محسوس کی جاسکتی ہے۔

آج سب جانتے ہیں کہ عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کیا کیا چالیں اور شازشیں رچی جارہی ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ سب کیوں ہورہا ہے اور اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور وہ کون ہے جو اسلام دشمنی پر کمربستہ اور مسلمانوں سے برسرپیکار ہے اور کیوں؟ اس کی چند وجوہات ہیں پہلی وجہ تو یہ ہے کہ عرب کے یہودیوں نے اسلام سے جو خیبر میں شکست کھائی ہے وہ تاریخ اسلام کا ایک جزو ولاینفک بن چکا ہے جو کبھی اسلام کی تاریخ سے جدا نہیں ہوسکتا جب تک اس روی زمین پر اسلام اور مسلمان زندہ اور سلامت ہیں تاریخ خیبر بھی زندہ وپائندہ رہے گی اور رہتی دنیا تک جنگ خیبر کی شکست کا زخم تمام یہودیوں کے لئے کسی ناسور سے کم نہیں رہے گا۔

یہودیوں نے اس خیبر کی شکست کو قصہ پارینہ بنانے اور اس کی تاریخی حیثیت کم کرنے کے لئے ایک منصوبہ بنایا تاکہ مسلمان آہستہ آہستہ اس کو فراموش کردیں چنانچہ انہوں نے سعودی حکمرانوں کو یہ بات سمجھائی اور بتائی کہ خیبر کا علاقہ فوجی چھاونی کے لئے بہت اچھا، موزوں، اور مناسب ہے لہٰذا سعودیوں نے اس اسلامی علاقہ کو فوجی علاقہ بناڈالا۔ یہودی حکمرانوں، کی حکمت عملی اس میں یہ تھی کہ جب مسلمان اس علاقہ میں آئیں گے خیبر کے ساتوں قلعوں کی تاریخ انہیں یاد آئے گی رسولؐ اور مجاہدین اسلام خصوصاً مولاعلیؑ کے کارناموں کا ذکر ہوگا جس سے مسلمانوں میں جرأت، ہمت، حوصلہ، استقامت، پائیداری، اور جذبہ ایمانی بیدار ہوگا اپنوں کی یاد آئے گی یہودیوں سے نفرت بڑھے گی اور یوں قوم یہود سے مسلمان ہوشیار ہوجائے گا اس کے جالوں اور ہتھکنڈوں کو سمجھے گا اور آج کا تقابل جب کل سے کرے گا تو ہر مسلمان یہودیوں سے نالاں نظر آئے گا لہٰذا ایسا کچھ سرزمین حجاز پر کردیا جائے کہ پچھلی تاریخ عملی طور پر مجسم نہ ہوپائے چنانچہ آج اس علاقہ میں غیرملکی مسلمان کا داخلہ تو دور کی بات ہے خود اپنے ملک کا عام مسلمان بھی یہاں جانے کی فکر نہیں کرتا جبکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا

کہ اس علاقہ کو میدان احد کی طرح زیارت گاہ بنایا جاتا، اس پر اہم تاریخی واقعات کے نشان اور اشارے معین کئے جاتے مثلاً یہ پہلا قلعہ، یہ دوسرا قلعہ، یہ تیسرا قلعہ۔ یہ خیبر کا صدر دروازہ جو سونے، چاندی، پیتل، فولاد لکڑی پتھر وغیرہ سے بنا ہوا تھا جس کو مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے قوت ربانیہ سے اکھاڑ پھینکا تھا وغیرہ کیونکہ اس طرح کی نشاندہی سے مسلمانوں میں شجاعت بڑھتی اور یہودیوں سے ہر آن خم ٹھونک کر لڑنے اور اس قوم کو شکست دینے کے جذبات مسلمانوں میں ابھرتے کیونکہ غازیان اسلام خصوصاً مولا علیؑ نے ان کے ساتھوں کا کام تمام کردیا ان کے بزرگوں کو قتل کیا، ان کے بہادر، سورماؤں کے پتّے پانی کیے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا، ان کے بزرگوں کو خون کے آنسو رُلایا، ان کی جملہ اسلامک مال غنیمت بنی اور مسلمانون میں تقسیم ہوئی۔

آج بھی میرٹھ شہر میں جو دہلی سے تقریباً ۶۰/۶۵ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے پاکستان اور ہندوستان کی جنگ میں ہاتھ آئے خیبر نامی ٹینک کو بیگم پل کے بعد مظفرنگر کی طرف جاتے ہوئے ایک چوراہے پر بڑا سجا، سنوار کر رکھا ہوا ہے، جسے دیکھ کر ہر محبّ وطن ہندوستانی کے دل میں فخر کی کیفیت پیدا ہوتی ہے فوج اور ملک سے پیار بڑھتا ہے لہٰذا یہودیوں نے اسی چیز کو ختم کرنے کے لئے خیبر کے علاقہ کو ممنوعہ قرار دلا دیا۔

خیبر کا علاقہ چونکہ مسلمانوں میں بیداری اور تحول کا سبب تھا لہٰذا یہودیوں نے سعودیوں سے اس علاقہ کو سرے ہی سے بند کروادیا تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ ایران کا اسلامی انقلاب نہ فقط کامیاب و کامران ہوا بلکہ نہایت استحکام کے ساتھ ہر میدان میں حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے اور اپنی شناخت اور تشخیص کے ساتھ تمام عالم کو دعوت فکر و بیداری دے رہا ہے اور لوگ جوق درجوق ایران اور اسلام کے تئیں سنجیدگی سے مطالعہ کرنے لگے ہیں جس سے یہودی عیسائی بلکہ ہر سامراج بوکھلایا ہوا ہے اور اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ کیا کرے اور اس کا توڑ کیا پیش کرے تاکہ دنیا میں اسلامی بیداری رک جائے اور ختم ہوجائے مگر ''پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا''۔

درحقیقت الٰہی' انسانی اقدار کا محافظ یہ انقلاب رکنے والا نہیں۔ ایران پر ہر طرح کی پابندیاں عائد کرنا اسلام کی مقبولیت اور اسلامی بیداری کی وسعت کی وجہ سے عالمی سامراج پر طاری بوکھلاہٹ کا ایک حصہ ہے جبکہ ایران کو کسی سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ وہ تو اپنے ملک اور دنیا بھر کے مسلمانوں

کے مستقبل کے بارے میں فکر مند رہتا ہے۔ ان کی ترقی و تعمیر کی بات کرتا ہے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا اپنا اسلامی فریضہ سمجھتا ہے چنانچہ جب یورپ اور امریکہ نے بین الاقوامی اصول وقوانین کی اعلانیہ خلاف ورزی کرتے ہوئے ایران پر پابندیاں لگانے اور فوجی کارروائی جیسی نامعقول دھمکی دینے کا سلسلہ شروع کیا تو رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید علی خامنہ ای مدظلہ العالی نے اپنے اس نہایت جامع اور موثر جملے سے یہودیوں کے ہواس باختہ کردیئے ''دشمن یاد رکھے کہ ایران آج شعب ابی طالب میں نہیں بلکہ خیبر والی حیثیت میں ہے[۴] '' یہ خیبر کا جملہ بڑی معنویت گہرائی اور گیرائی کا حامل ہے جس کی وضاحت کے لئے ایک الگ مضمون اور مقالہ درکار ہوگا۔

عصر حاضر میں ایران کے اسلامی انقلاب نے پوری دنیا میں غیر معمولی بیداری کی فضا پیدا کردی ہے خصوصاً پورے جزیرۃ العرب میں اسلامی بیداری کی ایسی لہر دکھائی دیتی ہے جس نے سامراج غلام عناصر کو عالمی سطح پر لرزہ بر اندام کردیا ہے اور مختلف ملکوں کے مطلق العنان حکمرانوں کو نابودی سے ہمکنار کردیا ہے۔ بحرین، مراقش، ٹیونیشیاء لیبیا مصر، یمن، اور سعودی عرب کے قطب علاقوں میں انقلابی مسلمانوں کے مظاہروں نے اسلام دشمن طاقتوں کی نیند حرام کردی ہے۔ ان مظاہروں میں فقط اسلامی نعرے ہی نہیں بلکہ گہری اسلامی فکرو تحریک کارفرما ہے جس کو نگاہ میں رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اسلامی بیداری کی لہر اسرائیل کی نابودی کا پیش خیمہ ہے۔ شاید اسی حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے اپنے ایک بیان میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''اس وقت عرب علاقوں میں جاری اسلامی بیداری کی لہر سے صہیونی حکومت کمزور ہوئی ہے۔''[۶]

پورا عالم استکبار و استعمار اور پوری دنیای سامراج حقیقی اسلام سے خائف ہے کیونکہ حقیقی اسلام مسلمانوں کو اپنے حقوق کی بازیابی، آزادی، اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی طرف فقط متوجہ ہی نہیں کرتا بلکہ حق وصداقت کے متوالوں کو ہر ظالم وجابر سے نبرد آزمائی کا حوصلہ عطا کرتا، اور شہادت پر ابھارتا ہے اسرائیل پر تو اب ایسی بوکھلاہٹ طاری ہوئی ہے کہ وہ کسی پاگل کتّے کی طرح کبھی ایران پر بھونکتا ہے تو کبھی شام پر، کبھی لبنان پر غراتا ہے تو کبھی غزہ پر حملہ کردیتا ہے مگر اب اسلام پسند عوام میں اسلامی بیداری پیدا ہوچکی ہے اور وہ ہر پاگل کتّے پر اپنی نظریں جمائے ہوئے ہیں خصوصاً اس (اسرائیل) کتّے کی جملہ حرکات وسکنات پر گہری نظریں رکھے ہوئے ہیں اور موقع کی تلاش میں ہیں

کہ اسے کسی نہ کسی طرح جلد ٹھکانے لگادیں تا کہ یہ پھر کسی فلسطینی مسلمان پر نہ بھونکے اور نہ کاٹے اور نہ غزّہ کے معصوم بے گناہ انسانوں کا جینا حرام کرے۔

خدا کرے کہ اسلامی بیداری کے نتیجے میں وہ وقت جلد از جلد آجائے جب یہ غاصب اسرائیل اپنا بوریہ بستر لیکر جہاں سے آیا تھا وہیں چلا جائے یا پھر نیستی ونابودی کی ایسی دلدل میں پھنس جائے کہ وہ جتنا باہر نکلنے کی کوشش کرے اتنا ہی اس میں دھنستا چلا جائے ،اور ایسا لگتا ہے کہ وہ وقت اس کے لئے بہت زیادہ قریب آچکا ہے۔

آج ایران پر یورپ اور امریکہ کا غیر معمولی دباؤ ان کی مہلک پابندیاں بھی اسی وجہ سے ہیں۔ درحقیقت انقلاب اسلامی ایران نے اسلامی بیداری کی ایسی تحریک کو جنم دیا ہے جس نے پورے عرب علاقے کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے اور دنیا کا مسلمان اور حق پسند انسان اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہو چکا ہے کہ آزادی کا واحد راستہ حقیقی اسلام کے پرچم کے سایہ میں آگے قدم بڑھاتے رہنا ہے۔ درحقیقت اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اٹھ کھڑے ہوجانا ہی کامیابی کی علامت وضمانت ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال کا ارشاد اسی حقیقت کا غماز ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو احساس جس کو اپنی حالت کے بدلنے کا

آج پوری دنیا پر سایہ فگن اسلامی بیداری کی قیادت وسربراہی تو اس پیغمبر عظیم الشان حضور اکرم خاتم الانبیاء سرکار دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ہاتھوں میں ہے جس نے تکلیفیں اٹھائیں، جنگیں لڑیں ،صلح کی، خون دے کے شہادت کے افق کو تابناک بنایا، اپنا مال اور اسباب خرچ کرکے ، گھربار چھوڑ کے، دوستوں ،عزیزوں اور رشتہ داروں کی قربان گاہ دیکر، اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا کر، اس بیداری کو کائنات کے ہر انسان کے لئے عام کیا، جس کے نتیجے میں لوگ ظلم وستم کے شکنجہ سے آزاد ہوئے، شیاطین نے زور لگایا، محنت کی، اور پھر عوام پر غلبہ پالیا تو رسولؐ کی آل واولاد نے اپنے خون سے اسلامی بیداری کی زمین کو لالہ زار بنایا، اور مسلمانوں میں عام کیا،ادھر وقت کے شیطانوں نے اسلامی بیداری کو دبایا، حق والوں کا دل کھول کے خون بہایا، نیزوں، تلواروں ، برچھیوں اور بھالوں کی انی سے خون کے قطرے ٹپکے، زہر کے جام چھلکے، اور وہ اللہ کی راہ میں شہادت کی سرخ وسبز چادر اوڑھ کر سوگئے، مگر جاتے جاتے حق کے راستہ پر ایسے نشانات ضرور چھوڑ گئے جن کی مدد

سے مسلمان آگے بڑھ سکیں اور ہدایت کے چراغ مزید روشن کرسکیں چنانچہ اس راہ میں، سر، دھڑ کی بازی لگانے والے آتے رہے اور اپنے خون سے مشعل راہ روشن کرتے رہے، یہاں تک کہ ایک وہ وقت بھی آ پہونچا کہ جب سید جمال الدین اسد آبادی نے اس اسلامی بیداری کو پھر سے عام کیا،موسیٰ صدرؒ، جواد مفید اس راہ کے راہرو بنے۔ خمینیؒ اور مطہریؒ وبہشتیؒ نے اسے پروان چڑھایا، رجائیؒ باہنرؒ جیسے افراد نے اسے آگے بڑھایا،اور لوگوں کا اس تحریک میں ضم ہونے کا سلسلہ چل نکلا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلامی بیداری کا چرچا پوری دنیا میں ہونے لگا۔

اسلامی بیداری کے سلسلہ میں جناب حسن کمال کی تحریر ملاحظہ ہو وہ فرماتے ہیں کہ'' ہمارا ایقان ہے کہ مشرق وسطیٰ میں تبدیلیوں کی جڑیں بھی انقلاب اسلامی ایران میں پیوست ہیں۔۸ ان کا یہ خیال اور یقین سوفی صدی درست اور صحیح ہے کیونکہ ایرانی عوام خصوصاً سیاسی لیڈروں اور علماء نے بڑی محنت کی ہے پیسہ پانی کی طرح بہایا، اپنوں کو دبایا، غیروں کو بڑھایا تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور مسلمانوں میں اسلامی بیداری پیدا ہو۔

پس آج دنیا کے ہر گوشے بالخصوص عالم اسلام میں جہاں کہیں بھی اسلامی بیداری دکھائی دیتی ہے اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائی جارہی ہے اپنے حقوق کی بازیابی کی بات کہی جارہی ہے وہ سب کی سب تحریکیں انقلاب اسلامی ایران ہی کی مرہون منت ہیں۔

دشمنوں نے خلیج میں آئی اس اسلامی بیداری کو کبھی سبز انقلاب سے تعبیر کیا تو کبھی اسے بہار عرب کا عنوان دیا۔ کبھی بھوکوں کا انقلاب بتایا تو کبھی دہشت گردی کا نمونہ قرار دیا تاکہ کسی نہ کسی صورت سے عوام انہیں ناموں کے گورکھ دھندوں میں الجھ کر رہ جائیں اور یہ اسلامی بیداری کی یہ عالمگیر تحریک عربوں تک ہی محدود رہ جائے اور یہ دوسرے علاقوں میں شامل افراد مصر کے التحریر اسکوائر کو نہیں بھولے۹ وہ مصر کے اس میدان آزادی کی بات کرتے ہیں، اس کا نام لیکر آگے بڑھ رہے ہیں، اس وقت دنیا کے مختلف علاقوں میں رونما ہونے والے یہ انقلابات حقیقی انقلاب نہیں ہیں بلکہ انقلاب کی ایک معمولی سی آہٹ اور اصلی انقلاب کا پیش خیمہ ہیں۔ وہ اصلی انقلاب آنے والا ہے جس کا انداز نرالہ ہوگا جس کی شان نمایاں ہوگی جس کا طریقہ عدل انصاف ، جس کا وطیرہ مظلوموں سے پیار، ظالم سے نفرت ،حق حق دار کو مل کر رہے گا ظالم کو اس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی ، شیر بکری ، ایک ہی گھاٹ پر پانی پئیں گے۔

اس وقت ہر ایک خوش ہوگا ، ایک خدا کی پرستش ہوگی، سب اسی کے بندے اسی کی بارگاہ میں سرِ تسلیم خم کئے ہوں گے، کسی کو کسی سے کوئی شکایت نہ ہوگی بلکہ شکایت پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کردی جائے گی اس وقت موجودہ دلائل اور نصاب کے ساتھ انصاف قائم ہوگا، غیبی ادلہ سے بھی فیصلے چکائے جائیں گے، وہی درحقیقت الٰہی حکومت ہوگی اور ایسی حکومت الٰہیہ کی تشکیل کی زمین ہموار کرنا ہم لوگوں کے لئے ضروری ہے۔

منابع و ماخذ

۱۔مولفہ سیدہ عذرا زیدی، رسول پور نگلہ بجنور، ازکتاب خوشہ از خرمن، ص ۳۱

۲۔اسلام میں سلم سے ہے آشتی ، صلح ، المنجد ص ۴۸۸ عربی اردو لغت، فرید بک ڈپو لمیٹڈ ۲۲/ مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دہلی، ہند

اسلام ''سلم'' سے ہے جس کے معنیٰ صلح وآشتی کے ہیں فرہنگ عمید سہ جلدی ج تا ظ ، پہلا ایڈیشن چاپ خانہ سپہر تہران (ایران)

۳۔انّ الدّین عند اللہ الاسلام، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۹۔

۴۔اردو سحر ٹی،وی، اردو نشریات ، جمہوری اسلامی ایران بذریعہ ڈش، TV

۵۔القدس ۳۔خصوصی پیشکش،۲۵/رمضان المبارک ۱۴۳۲ء ۲۶/اگست ۲۰۱۱ بروز جمعہ ص ۱۵ دہلی

۶۔اردو سحر TV۔ارد و نشریات جمہوری اسلامی ایران بذریعہ ڈش۔.TV مورخہ ۳/فروری ۲۰۱۲ء

۷۔علامہ اقبال لاہوری ،کلیات اقبال طبع لاہور پاکستان۔

۸۔انقلاب اسلامی ایران نمبر، فروری ۲۰۱۲ء جسارت ٹائمز دہلی، ص ۵

۹۔التحریر ، اسکوائر یعنی میدان آزادی مصر میں یہ وہ آزادی کا چوک ہے جہاں پر احتجاجات اور مظاہرے ہوتے تھے اور آج بھی مکمل آزادی حاصل کرنے کے لئے لوگ اس چوک ہی پر جمع ہوتے ہیں اور اسی چوک سے ملک کے غدار حسنی مبارک کو معزول کرکے عوام نے دم لیا ہے۔

☆